جناب سردار ذوالفقار احمد کھوسہ صاحب، سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ پنجاب لاہور کے نام

مفتی منیب الرحمٰن ناظم اعلیٰ اتحاد تنظیمات المدارس پاکستان

اور

مولانا محمد حنیف جالندھری ترجمان ومعاون خصوصی صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مکتوب

محترم جناب سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب
سینئر مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب

موضوع: 30 ستمبر 2009ء کو ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میں آپ کے زیر صدارت اجلاس کی ماہنامہ ''اوقاف نیوز'' میں غلط رپورٹنگ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

30 ستمبر 2009ء کو آپ کی صدارت میں ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب (لاہور) میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا ایک اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس کا بنیادی مقصد دینی مدارس کی پانچوں تنظیمات (تین وفاق/تنظیم/رابطہ) کے امتحانی بورڈز کو قانونی شکل دینا تھا۔ یہ اجلاس جناب محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے گذشتہ اجلاسوں کا تسلسل تھا۔ ہمیں تقریباً انہی تجربات سے گزرنا پڑا، جن سے ہمیں وفاقی حکومت کے ساتھ مذاکرات میں سابقہ پڑتا رہا ہے۔ ان اجلاسوں کی شروعات میں بڑی امید افزا تھیں، لیکن انجام اس کے برعکس رہا۔ صرف صوبائی وزیر قانون جناب رانا ثناء اللہ خان نے ایک اجلاس میں کم از کم ہمارے موقف کا صحیح ادراک کیا اور کہا کہ یہ سیاسی فیصلہ ہے جو وزیر اعلیٰ کو کرنا ہے، اگر وزیر اعلیٰ سیاسی عزم **(Political Will)** کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیصلہ کر لیتے ہیں تو افسران اعلیٰ کو اسے عملی شکل دینے میں مدد کرنی چاہیے، نہ کہ قانونی موشگافیوں اور اشکالات کا سہارا لے کر رکاوٹیں ڈالیں۔ تاہم، ہم لوگ آپ حضرات کے شکر گزار ہیں کہ آپ کی مہمان نوازی سے مستفید ہوئے اور تبادلہ خیال کا موقع ملا۔

لیکن بعد ازاں ہمارے پاس پنجاب سے بہت سے علماء کرام اور اہل مدارس کے استفسارات آئے۔ اس کا باعث ماہنامہ ''اوقاف نیوز'' شمارہ 8,9 ماہ اگست وستمبر کی اشاعت میں بالکل خلاف واقعہ رپورٹنگ ہے۔ مذکورہ شمارے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی منسلک ہے اس شمارے میں مذکورہ بالا اجلاس کی جو کاروائی رپورٹ کی گئی ہے اور جسے متفقہ فیصلوں کی صورت میں شائع کیا گیا ہے، یہ بالکل خلاف واقعہ اور دروغ بیانی ہے، ایسے کوئی فیصلے نہیں ہوئے۔

ازراہ کرم اس کا ازالہ فرمائیں اور وزارت اوقاف کے متعلقہ افسر، جس نے یہ رپورٹنگ شائع کی ہے، اس سے جواب طلبی فرمائیں اور انہیں **Show Cause Notice** جاری فرمائیں۔ اور اس سلسلے میں پیش رفت سے اگر مجھے آگاہ فرمائیں تو نوازش ہوگی۔ تاکہ میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے رہنماؤں کی تشفی کر سکوں اور ہمارا آپ کے ساتھ باہمی اعتماد کا رشتہ قائم رہے۔ والسلام

24 جنوری 2010ء

آپ کا خیر خواہ

مفتی منیب الرحمٰن
ناظم اعلیٰ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

مولانا محمد حنیف جالندھری
ترجمان ومعاون خصوصی صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پریس ریلیز

ملتان (پ،ر) 30 جنوری 2010 بروز ہفتہ حکومت کے ساتھ ہونے والے حالیہ مذاکرات میں حکومت دینی مدارس کے پانچوں وفاقوں کو خود مختار امتحانی بورڈ کا درجہ دینے پر رضامند ہوگئی ہے، مدارس بارے کسی قسم کی ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام عمل میں نہیں لایا جارہا بلکہ حکومت اور مدارس کے مابین کوآرڈینیشن کمیٹی کی تجویز زیر غور ہے تاہم ابھی تک کسی قسم کا حتمی معاہدہ نہیں ہوا، مذاکرات ابھی محض تجاویز کے درجے میں ہیں۔ مدارس کے تمام وفاقوں کی مجالس عاملہ کی منظوری کے بعد معاہدے کو عملی شکل دی جائے گی، معاہدے پر دستخط کا مرحلہ اس کے بعد آئے گا ان خیالات کا اظہار اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مرکزی راہنماء اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے حکومت کے ساتھ ہونے والے حالیہ مذاکرات کے حوالے سے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے بعض اخبارات میں مدارس بارے کسی ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کی خبروں کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ ان اطلاعات میں کوئی صداقت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مدارس کے پانچوں وفاقوں کو خود مختار امتحانی بورڈ کا درجہ دینے، مدارس کے طلباء کی اسناد کو تسلیم کرنے اور مدارس کے طلباء کو تعلیم کے مُساوی مواقع فراہم کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے اس حوالے سے حکومت اور مدارس کے نمائندوں پر مشتمل ورکنگ کمیٹی نے ابتدائی کام کا آغاز کیا ہے۔ اس سلسلے میں بالکل ابتدائی تجاویز سامنے آئی ہیں جن پر تمام وفاق اپنی اپنی مجالس عاملہ سے منظوری لیں گے جبکہ حکومتی کمیٹی بھی متعلقہ اداروں سے مشاورت کرے گی اس کے بعد جو مسودہ تیار ہوگا اس پر دستخط کیے جائیں گے اور اس کا باقاعدہ اعلان کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ حکومت اور مدارس کے مابین غلط فہمیوں کے ازالے اور موثر رابطوں کے لیے کوآرڈینیشن کمیٹی کی تجویز تو اگرچہ زیر غور ہے، اسی طرح دینی مدارس عصری علوم کو نصاب کا حصہ بنانے کے لیے بھی تیار ہیں تاہم ایسی کوئی شرط یا تجویز قطعاً قبول نہیں کی جائے گی جس کی وجہ سے دینی مدارس کو آزادانہ طریقے سے دینی تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور مدارس کے مقصد اور نصب العین پر زد پڑے۔